www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

غازی عزیر

قسط ۲

غیر اہل کتاب

کے ساتھ کھانا کھانے کا مسئلہ

موضوع زیر بحث کے سلسلہ کا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا کسی غیر مسلم اور غیر اہل کتاب کا جوٹھا کھانا پینا کسی مسلم کیلئے جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ کسی غیر مسلم اور غیر اہل کتاب کا جوٹھا کھانے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ کھانا یا مشروب حلال اشیاء سے تیار کیا گیا ہو، جس برتن میں اسے پکایا اور رکھا گیا ہو وہ دونوں پاک ہوں یا کم از کم ان برتنوں کی نجاست کا علم نہ ہو، جس غیر اہل کتاب شخص نے اسے کھایا پیا ہو وہ ظاہری نجاست حقیقی سے پاک ہو نیز بظاہر اس جوٹھے کھانے یا مشروب میں کوئی نجاست پڑی ہوئی نظر نہ آتی ہو۔ اس حلت کی دلیل یہ ہے کہ ہر بنی آدم کا لعاب دہن بلاتفریق رنگ و نسل و بلا امتیاز دین و مذہب طاہر و پاک ہے۔ چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب "بحر الرائق" میں مذکور ہے:

سُؤْرُ الْآدَمِيِّ طَاهِرٌ لَا فَرْقَ بَيْنَ الْجُنُبِ وَالطَّاهِرِ وَالْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَىٰ يَعْنِي أَنَّ الْكُلَّ طَاهِرٌ وَطَهُورٌ مِنْ غَيْرِ كَرَاهِيَةٍ الخ (بحر الرائق)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آدمی کا لعاب دہن پاک ہے۔ جس میں جُنبی اور پاک، حائضہ اور نفاس والی عورت، چھوٹے اور بڑے، مسلم اور کافر، مذکر اور مؤنث کا کوئی فرق نہیں ہے۔ یعنی سب پاک ہیں اور طہور اس کی عدم کراہت سے ہے"

اسی طرح "فتاویٰ عالمگیری" میں ہے:

سُؤْرُ الْآدَمِيِّ طَاهِرٌ وَيَدْخُلُ فِيهِ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ وَالْكَافِرُ الخ۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱، صـ ۲۳، طبع مصری)

"آدمی کا لعاب پاک ہے، اس حکم میں جُنبی، حائض، نفاس والی عورتیں اور کافر سب داخل ہیں"

اور دُرِّ مختار میں ہے:

فَسُؤْرُ الْآدَمِيِّ مُطْلَقًا وَلَوْجُنُبًا أَوْ كَافِرًا طَاهِرٌ الخ۔

(دُرِّ مختار علی حاشیہ ردالمختار ج ۱، صـ ۱۴۸)

"انسان کا لُعابِ دہن مُطلقاً پاک ہے، خواہ وہ جُنبی ہو یا کافر"

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری بیان کرتے ہیں، مالکیہ کا قول ہے:

اللُّعَابُ هُوَ مَا يَسِيلُ مِنَ الْفَمِ حَالَ الْيَقْظَةِ أَوِ النَّوْمِ وَهٰذَا طَاهِرٌ بِلَا نِزَاعٍ أَمَّا مَا يَخْرُجُ مِنَ الْمِعْدَةِ إِلَى الْفَمِ فَإِنَّهُ نَجِسٌ الخ۔

"لُعاب وہ ہے جو منہ سے حالتِ بیداری اور خواب میں بہتا ہے اور یہ بلا نزاع پاک ہے لیکن جو معدہ سے خارج ہو کر منہ میں آتا ہے وہ نجس ہے"

اور حنابلہ کا قول ہے کہ پسینہ، بلغم اور تھوک سب پاک ہیں۔ (الفقہ علی المذاہب الأربعہ الجزء الأوّل، صفحہ ۶، طبع استانبول ۱۹۸۲ء)

مشہور مترجم و شارح احادیث نبویؐ علامہ مولانا وحید الزمان صاحب صحیح بخاری کے باب "اَلْبُصَاقُ وَالْمُخَاطُ وَنَحْوُهُ فِي الثَّوْبِ" یعنی "تھوک اور رینٹ وغیرہ کپڑے میں لگنے کا بیان" کے فائدہ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں:

"اس حدیث سے یہ مطلب نکلا کہ آدمی کا تھوک پاک ہے اگر منہ میں کوئی نجاست نہ ہو اور یہی باب کا مطلب ہے اس حدیث کو خود

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاریؒ نے کتاب الشروط میں وصل کیا ہے۔" الخ (تیسیر الباری، اردو ترجمہ و شرح صحیح بخاری ج ۱، صفحہ ۱۷۷، کتاب الوضوء طبع تاج کمپنی لیمٹڈ، کراچی)

جامعہ امام محمد بن سعود الریاض (سعودی عرب) کے استاذ شیخ عبدالعزیز محمد سلمان نے تمام انسانوں کے لعابِ دہن کی طہارت اور اس کے بہت سے دلائل اپنی کتاب "الأسئلة والأجوبة" میں بیان کیے ہیں جو قابلِ مطالعہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو الأسئلة والأجوبة الفقهية المقرونة بالأدلة الشرعية، ج ۱، صفحہ ۵۴-۵۵، طبع دہم الریاض)۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو کفار و مشرکین کے "نجس عین" ہونے کا وہم غالباً قرآن کریم کے اس ارشادِ باری تعالیٰ سے ہوا ہے:

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (سورة التوبة، ۲۸)

"مشرکین ناپاک ہیں"

حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے مراد یہ ہے کہ مشرکین کی نجاست اعتقادی ہے نہ کہ ظاہری وجسمانی جیساکہ تمام مفسرینِ متقدمین و متاخرین نے بیان کیا ہے۔ اپنے مؤقف کی تائید میں ہم ذیل میں چند مشہور مفسرین کی تفاسیر سے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ

"مشرکین اپنی باطنی خباثت کے باعث نجس ہیں" (قرآن کریم مع تفسیر جلالین علی الهامش، صفحہ ۱۵۶، طبع مکتبۃ الشعبیۃ المصریۃ)

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"یہ آیت کریمہ مشرک کی نجاست پر دلالت کرتی ہے جیساکہ صحیح میں موجود ہے کہ

(الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ) وَأَمَّا نَجَاسَةُ بَدَنِهِ فَالْجُمْهُورُ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِنَجِسِ الْبَدَنِ وَالذَّاتِ۔

"مشرک کے بدن کی نجاست کے متعلق جمہور کا قول ہے کہ ان کا بدن، اور ذات نجس نہیں ہے"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کا طعام حلال قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن بعض اہلِ ظاہر اُن کی جسمانی نجاست کے بھی قائل ہیں۔ اشعث نے حسن سے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی مشرک اُن سے مصافحہ کر لیتا تو وہ وضو کرتے"

(تفسیر ابنِ کثیرؒ، صفحہ ۳۴۶، پ ۲ع ۹ وکذافی تفسیر ابن جریر)۔

مولانا سیدابوالاعلیٰ مودودی مرحوم فرماتے ہیں:

" ناپاک ہونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ بذاتِ خود ناپاک ہیں بلکہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے اعتقادات، اُن کے اخلاق، اُن کے اعمال اور اُن کے جاہلانہ طریقِ زندگی ناپاک ہیں۔ الخ"

(تفہیم القرآن ج ۲ صفحہ ۱۸۷، حاشیہ ۲۵، طبع ادارہ ترجمان القرآن لاہور، نومبر ۱۹۸۴ء)

مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے بھی اِس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے:

" مشرک لوگ (بوجہ عقائدِ خبیثہ) نرے ناپاک ہیں الخ"

(تفسیر ترجمہ اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۱۷۲، طبع تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور وکراچی)

اور علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِذَاتِ نَجَسٌ۔

"یعنی وہ بذاتِ خود نجس نہیں ہیں"

(عون المعبود ج ۱، صفحہ ۲۸، طبع دہلی وملتان)

علامہ عبدالرحمن الجزیریؒ فرماتے ہیں:

أَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَالْمُرَادُ بِهِ النَّجَاسَةُ الْمَعْنَوِيَّةُ الَّتِي حَكَمَ بِهَا الشَّارِعُ وَلَيْسَ الْمُرَادُ أَنَّ ذَاتَ الْمُشْرِكِ نَجِسَةٌ كَنَجَاسَةِ الْخِنْزِيرِ۔ الخ"

(الفقہ علی المذاہب الأربعۃ، ج ۱، صفحہ ۶، طبع استانبول)

" اللہ تعالیٰ کا قول کہ مشرکین نجس ہیں، سے مراد معنوی نجاست ہے کہ جس کا حکم شارع نے بیان کیا ہے۔ اِس سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ مشرک کی ذات بھی خنزیر کی ذات کی طرح ناپاک ہے"

فقہ حنفی کی مشہور کتاب "بحرالرائق" میں مذکور ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْمُرَادَ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ ، اَلنَّجَاسَۃُ فِی اعْتِقَادِھِمْ (بحر الرائق)

"اللہ تعالیٰ کا قول کہ مشرکین نجس ہیں، سے مراد اُن کے اعتقاد کی نجاست ہے"

چنانچہ امام ابوحنیفہؒ کے ایک مشہور شاگرد امام محمدؒ غیر مسلمین کے متعلق یہاں تک فرماتے ہیں کہ:

یَجُوْزُ لِغَیْرِ الْمُسْلِمِ اَنْ یَّمَسَّہٗ (اَیِ الْقُرْاٰنَ الْکَرِیْمَ) اِذَا اغْتَسَلَ اَمَّا تَحْفِیْظُ غَیْرِ الْمُسْلِمِ الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ جَائِزٌ الخ"

(الفقہ علی المذاہب الأربعہ، ج ۱، صفحہ ۴۸)

"اگر کوئی غیر مسلم غسل کے بعد قرآن کریم کو چھوئے تو یہ جائز ہے۔ نیز قرآن کریم کی تحفیظ بھی غیر مسلم کے لئے جائز ہے"

امام محمدؒ کے اس قول سے واضح ہوتا ہے کہ غیر مسلم کی نجاست محض اعتقادی اور معنوی ہے، حقیقی، جسمانی اور ذاتی نہیں ہے۔ یہی بات اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشادِ حقانی "وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ" یعنی ہم نے بنی آدم کو مکرم بنایا" کی متقاضی بھی ہے۔

اب اختتام پر ڈاکٹر صاحب کی محولہ تقریر وگفتگو کی مصدقہ رپورٹ کے بعض جملوں پر بھی ایک طائرانہ نظر ڈالتا چلوں:

"جہاں تک "سعودی عرب میں تارکینِ وطن" کے مختلف "کیمپوں میں، ہندوؤں کے ساتھ یا ہندو باورچیوں کا تیار کردہ کھانا برداشت کرنے" کے اس "مسئلہ" کی "اہمیت" کا تعلق ہے یا جسکے باعث "متعدد بار" پاکستانی حضرات کو "ناگوار حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے"، وہ سرے سے کوئی اہم یا غیر اہم مسئلہ ہی نہیں ہے۔ جیسا کہ اوپر شرعی دلائل کے ساتھ واضح کیا جا چکا ہے۔ جہاں تک باشندگانِ "اسلامی جمہوریۂ پاکستان" کی غالب اکثریت میں اسی فکر کے پائے جانے کا تعلق ہے تو یہ اُن کی دین ومذہب کی تعلیمات سے لاعلمی، بیجا تنگ نظری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تعصب کی غمازی کرتا ہے، جس کا غالب عامل دین و مذہب کے ساتھ وابستگی سے کہیں زیادہ ماضی کے تلخ سیاسی و ملکی حالات اور شخصی تہی دامنی کا احساس شدید ہے۔ مخلصانہ طور پر عرض کرتا ہوں کہ ان حالات میں عوام کے پیشِ نظر بحیثیت سچے مسلم کے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد رہنا چاہیئے:

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الممتحنۃ:۷)

"عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان لوگوں کے مابین محبت ڈالدے جن سے تمہاری عداوت ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والا، غفور اور رحیم ہے"

تقریباً یہی مضمون ایک حدیثِ نبوی میں اس طرح مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَبْغِضْ عَدُوَّكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا۔ (رواہ الترمذی والبیہقی)

"اپنے دشمن سے بغض و عناد کسی قدر کم رکھو، ہوسکتا ہے کہ وہ (عدو) کسی دن تمہارا دوست بن جائے"

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس فکر کو پھیلانے میں خود غرض سیاستدان حضرات نیز مفاد پرست اور نام نہاد علمائے سوء نے ہم زبان ہو کر ایک دوسرے کا ساتھ دیا ہے۔ چنانچہ اس ناجائز منافرت اور نہ جانے اس جیسی کتنی خرافات کا پروپگنڈہ (تشہیر) اس قدر وسیع پیمانے پر کیا گیا ہے کہ عوام کے نزدیک یہ باطل افکار و نظریات جزءِ ایمان و جزءِ دین کا مقام پا چکے ہیں جو فی الواقع شریعت مطہرہ میں ادنیٰ سا مقام بھی نہیں رکھتے۔ (فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اس موقع پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد آرہا ہے۔ جس میں آپ نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے:

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔

(صحیح بخاری، ج ۱، صفحہ ۳۷۱، صحیح مسلم، ج ۲، صفحہ ۷۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے، جو اس سے متعلق نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

وَالْمُرَادُ بِهٖ أَمْرُ الدِّيْنِ الخ۔ (فتح الباری، ج ۵، صفحہ ۲۳۱)

"اس سے مراد دینی امر ہے"

حافظ ابن رجبؒ فرماتے ہیں:

كُلُّ مَنْ أَحْدَثَ فِي الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللهُ وَرَسُوْلُهُ فَلَيْسَ مِنَ الدِّيْنِ فِيْ شَيْئٍ الخ۔ (جامع العلوم والحکم، صفحہ ۴۲)

"جس نے دین کے اندر کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کی اجازت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دی ہو تو اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے"

اور

مَنْ أَحْدَثَ فِيْ دِيْنِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ الخ

(جامع العلوم والحکم، صفحہ ۴۲) وغیرہ۔

"جس شخص نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات پیدا کی، جو اس سے متعلق نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ